سوال

(108) شادی کے موقع پر اکھاڑامیں جمع کی گئی رقم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہماری برادری میں کوکن میں شادی کی تقریب میں باجہ بجوایا جاتا ہے۔ اور شب گشت میں اس کو زینت کے لئے اکھاڑا بلایا جاتا ہے کیا اس موقع پر اکھاڑے کی آمدنی کا پسہ مسجد کا گنبد بنانے یا کسی نیک کام میں صرف کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عید کے دن اور شادی کے موقع پر نکاح کے اعلان اور تشہیر کی غرض سے صرف دف بجانا جائز ہے۔ (بخاری مسلم عن عائشہ (احمد ترمذی نسائی ابن ماجہ عن ربیع بنت معوذ بن عفراء طبرانی فی الاوسط عن عائشہ)

مخصوص دن کے علاوہ دوسرے باجے بجوانے نے خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا غیر ملکی بدیشی مطلقا ناجائز اور ممنوع ہیں۔ راگ اور باجے کی ممانعت بعض آیات قرآنیہ واحادیث کثیرہ سے ثابت ہے اس لئے شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے راگ اور باجہ کو اپنی بعض تصانیف میں بدعات محرمہ شمار کیا ہے شادی کے موقع پر بغیر باجہ اور راگ کے اکھاڑا بلا کر کشتی کرائی جائے اور لکڑی و بنوٹ کے کرتب دکھائے جائیں اور اس طرح حاضرین اور شرکاہ تقریب کو محظوظ کر کے ان کی مسرت میں اضافہ کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔

امام بخاری نے باب الحرب والدرق یوم العید کے حضرت عائشہ کی یہ حدیث روایت کی ہے : قالت کان یوم عید یلعب السودان بالدرق والحرب الحدیث (صحیح بخاری 158/6) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب شرح تراجم بخاری میں ترجمۃ الباب کے متعلق لکھتے ہیں : یشیر الی ان یوم العید یوانبساط وانشراح یغتفر فیہ مالایغتفر فی غیرہ انتہی

قلت : وکذاالنکاح محل سرور زمان انبساط ولذا جوزفیہ ضرب الدف والغناء المباح کماأبیح ذلک فی یوم العید فیجوز فی النکاح اظہار المسرۃ والانبساط بمثل مایجوز فی العید

بغیر باجہ والا اکھاڑا دیکھنے والا اگر اپنی خوشی سے یہ پیسے دیتے ہیں اور یہ آمدنی کرتب اور کشتی دکھانے والوں کا حق نہیں سمجھتی جاتی تو اس کے پیسے مسجد کی تعمیر یا نیک کام میں خرچ کر سکتے ہیں۔ آمدنی کا یہ ذریعہ حلال ہے اس لئے اس آمدنی کے حلال اور پاک ہونے میں کلام نہیں ہو سکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر 240

محدث فتویٰ